49677-دور حاضر میں جبکہ سود عام ہو چکا ہے اپنی رقم کہاں رکھیں؟

سوال

اس دور میں جبکہ معاہدے اور ذمہ داریاں ضائع ہو چکی ہیں ان کی پاسداری نہیں رہی، اور بنک سودی معاملات کے اعتبار سے مشکوک ہو چکے ہیں، اور ہمارے پاس کوئی اسلامی بنک نہیں، اور گھر محفوظ نہیں ہے، میں بغیر کسی گناہ کیے کسی محفوظ اور حلال جگہ پر اپنا مال رکھنا چاہتا ہوں اور اسے تجارت میں لگا کر سرمایہ کاری کرنے کا ارادہ ہے اور اس کی زکاۃ بھی نکالوں گا، وگرنہ یہ مال صرف ہو جائے گا، اور اس طرح زکاۃ کی مقدار بھی کم ہو گی؟

پسندیدہ جواب

سودی بنکوں میں رقم رکھنی بنک کے ساتھ سودی لین دین میں تعاون ہے، یہ تو اس وقت ہے جب رقم کرنٹ اکاؤنٹ یعنی بغیر کسی فائدہ کے رکھی جائے.

لیکن جب فائدہ کے ساتھ رکھی جائے تو یہ سود ہے جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے. سود خور سود لینے والا اور سود کھلانے والے سود دینے والا ہے.

اور جس شخص کے پاس مال و دولت ہو اور وہ اس کی حفاظت کرنا اور اسے تجارت میں لگانا چاہے تو اسے مباح اور حلال طریقہ اور راہ تلاش کرنا چاہیے، لہذا وہ اپنا مال کسی امین شخص کو دے جو اس کے مال سے تجارت کرے اور اس کا نفع دونوں میں حسب اتفاق تقسیم ہو گا.

اور اگر اسے مال کی حفاظت کا بنک میں رکھنے کے علاوہ کوئی اور وسیلہ نہیں ملتا تو ضرورت اور حاجت کے وقت بغیر کسی فائدہ کے بنک میں رکھنے میں کوئی حرج نہیں.

اور اسے چاہیے کہ وہ ایسے بنک کو اختیار کرے جو شر میں بہت کم ہو اور شرعی معاملات کے زیادہ قریب ہو.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بنکوں میں ماہانہ یا سالانہ فائدہ کے ساتھ رقم رکھنا سود ہے. جس کی حرمت پر علماء کرام کا اجماع ہے، لیکن بغیر کسی فائدہ (سود) کے بنکوں میں رقم رکھنے کے متعلق بھی بہتر یہی ہے کہ جب بنک سودی لین دین کرتے ہوں تو بنکوں میں بغیر ضرورت کے رقم نہ رکھی جائے، کیونکہ بنک میں رقم رکھنا اگرچہ وہ بغیر فائدہ (سود) کے ہی کیوں نہ ہو اس میں سودی لین دین کرنے میں تعاون ہوتا ہے، لہذا صاحب مال کے لیے خدشہ ہے کہ وہ گناہ اور برائی و زیادتی کے کاموں کے معاونین میں نہ شامل ہو جائے اگرچہ اس کا ارادہ ایسا نہیں.

لہذا اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا اور بچنا ضروری اور واجب ہے، اور مال و دولت کی حفاظت کے لیے سلیم اور صحیح راہ تلاش کرنا چاہیے اور اس کے خرچ کرنے کے لیے بھی صحیح راہ تلاش کی جائے.

اللہ تعالی سب مسلمانوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس میں انکی سعادت و خوشبختی اور ان کی عزت و نجات ہو، اور اللہ تعالی ان کے لیے جلد از جلد اسلامی بنک قائم کرنے میں آسانی پیدا فرمائے، جو سودی لین دین سے پاک ہوں، بلاشبہ اللہ تعالی اس کا کارساز ہے اور اس پر قادر ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں : فتاوی ابن باز(4/30–31).

آپ مزید تفصیل اور اہمیت کے لحاظ سے سوال نمبر (22392) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.